بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر — قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۱۳ رجب ۱۳۹۶ھ ۱۲ وفا ۱۳۵۵ہش ۱۲ جولائی ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۵۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

گناہوں سے بچنے کا ایک ذریعہ استیلاءِ خوفِ الٰہی ہے

اللہ تعالیٰ کی محبّتِ ذاتی وہ دوسرا ذریعہ ہے جو انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے

"ایک گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں جیسے چوری کرنا، زنا، ڈاکہ وغیرہ موٹے موٹے گناہ ہیں۔ دوسرے صغیرہ جو بلحاظ بشریّت کے انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ باوجودیکہ انسان اپنے آپ میں بڑا ہی بچتا اور محتاط رہتا ہے مگر بشریّت کے تقاضے سے بعض نامنزا امور اس سے سرزد ہو جاتے ہیں جو دوسری قسم کے گناہ ہیں۔ اسی طرح ہر گناہ کے دُور ہونے کے بھی دو ذریعے ہیں۔ اوّل وہ ذریعہ ہے کہ بہت سے گناہ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے غلبۂ خوف کے سبب سے دُور ہو جاتے ہیں۔ یعنی استیلاءِ خوفِ الٰہی بھی ایک ایسی شَے ہے جو گناہوں کو دُور کرتی ہے اور ان سے بچاتی ہے۔ یہ ذریعہ ایسا ہے جیسے پولیس کے خوف سے انسان قانون کی خلاف ورزی سے بچتا ہے۔ پھر دوسرا ذریعہ گناہوں سے بچنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اطلاع پانے کے بعد اس کی محبّت بڑھتی ہے اور پھر اس محبّت سے گناہ دُور ہوتے ہیں۔ ان دونوں ذریعوں سے گناہ دُور ہوتے ہیں۔

ایک اَور قسم کے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ گناہ اُن سے سرزد نہ ہو مگر وہ کچھ ایسے غفلت میں پڑ جاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ گناہ ہو ہی جاتے ہیں لیکن یہ امر انسان کی فطرت اور رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے کہ وہ شدّتِ خوف سے بچتا ہے جیسے مَیں نے کہا کہ شیر کے سامنے اگر بکری کو باندھ دیویں تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی یا حاکم کے سامنے کوئی انسان اکڑ کر کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ وہ اس کے سامنے نہایت عاجزی اور احتیاط سے خاموش کھڑا ہوگا یہ احتیاط اور عجز اور خوف حاکم کے رعب اور حکومت کا نتیجہ ہے لیکن یہی نتیجہ محبّت سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ جب ایک شخص اپنے مُحسن کے سامنے جاتا ہے تو وہ اس کے احسان کو یاد کر کے خود بخود نرم اور محتاط ہو جاتا ہے اور ایک حیا اس کی آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے مُحسن کے ساتھ محبّت بڑھتی ہے جیسے کوئی شخص کسی کا قرضہ ادا کر دے تو وہ اس سے کس قدر محبّت کرتا ہے پھر اس محبّت کے تقاضے سے وہ اس کی خلاف ورزی اور خلاف مرضی کرنا نہیں چاہتا یہ فرمانبرداری اور اطاعت محبّتِ ذاتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کو اگر خدا تعالیٰ کے احسانات کا علم ہو جو اس پر اس نے کئے ہیں تو وہ اس کی محبّتِ ذاتی کی وجہ سے گناہوں سے بچے گا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۰، صفحہ ۳۱۱)

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۱۲ روفا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۲ روفا حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی بہت رہی اور ضعف بھی رہا

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میری والدہ محترمہ (بیگم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم) کراچی میں شدید بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(بیگم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۲۳ جون بروز بدھ دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت حسن احمد نام رکھا ہے۔ احباب بچے کے نیک صحتمند اور باعمر ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید منصور احمد بشیر (ابن محترم سید اقبال حسین شاہ صاحب) مربّی سلسلہ مقیم چکوال)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی مہم میں شامل ہونے والے مخلصینِ جماعتِ احمدیہ سے گذارش ہے کہ کیا آپ کو علم ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ شروع ہے اور سال میں سے چار ماہ گزر گئے ہیں اپنے وعدوں کی ادائیگی کو ۳/۱۵ تک پہنچانے کے لئے ابھی سے جد و جہد شروع فرما دیجئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ر ماہ وفا ۱۳۵۵ھش
۱۲ر جولائی ۱۹۷۶ء

آنحضرتؐ کی صداقت کی ایک روشن اور بیّن دلیل

یُوں تو ہر نبی جو دُنیا میں مبعوث ہؤا اُس کے ذریعہ ایک رُوحانی انقلاب ضرور برپا ہؤا۔ جو لوگ اُس پر ایمان لائے اُن کی زندگیوں میں تبدیلی رُونما ہوئی اور ضرور ہوئی۔ اُس نبی پر ایمان لانے کی وجہ سے وہ نیکی اور تقوٰی کی راہوں پر گامزن ہوئے اور ضرور ہوئے لیکن جو رُوحانی انقلابِ عظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی وجہ سے رُونما ہؤا وہ کسی اور نبی کے ذریعہ رُونما نہیں ہؤا۔ یہ انقلابِ عظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور آپؐ کی جملہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کی ایک نہایت ہی بیّن اور روشن دلیل ہے۔

اوّل تو یہ امر ہے کہ پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام بھی مبعوث ہوئے اُن میں سے اکثر ایسی قوموں کی طرف بھیجے گئے تھے جن میں پہلے سے کوئی نہ کوئی شریعت موجود ہوتی تھی اور نیکی اور تقوٰی کی راہوں سے وہ کسی نہ کسی حد تک واقف ہوتی تھیں۔ اِس کے بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ایک ایسی قوم میں ہوئی جو نہ کسی شریعت کی پابند تھی اور نہ کسی ضابطۂ اخلاق کی۔ بجز خواہشات کی پیروی کے اُن کا کوئی مذہب نہ تھا۔ نیکی اور تقوٰی کی راہوں سے وہ نا آشنا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اُن کی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے اُس سے جانوروں میں اور اُن میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اِس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ (محمد آیت ۱۳)

ترجمہ: یعنی جو کافر ہیں (یعنی کفارِ مکہ) وہ دُنیوی فائدہ اُٹھانے میں لگے رہتے ہیں اور اِس طرح کھانے میں مگن رہتے ہیں جس طرح جانور کھاتے ہیں اور آگ اُن کا ٹھکانہ ہے۔

آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اُن کی یہ حالت اِس لئے ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کے غلام ہیں اور جو جی میں آتا ہے خواہ وہ کتنا ہی بُرا اور معیوب کیوں نہ ہو، کر گزرتے ہیں اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی وجہ سے وہ جو بُرائیاں بھی کرتے ہیں اُنہیں وہ بُرائیاں گردانتے ہی نہیں بلکہ اُلٹا اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں ٹھیک کر رہے ہیں گویا اُن کے نزدیک کسی بُرائی میں بھی سرے سے کوئی عیب ہے ہی نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اِس انتہائی گری ہوئی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا أَهْوَآءَهُمْ ۝ (محمد آیت ۱۵)

ترجمہ:- کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل پر قائم ہے اُن لوگوں (یعنی کفارِ مکہ) کی طرح ہو سکتا ہے جنہیں اُن کے بُرے اعمال ہی اچھے معلوم ہوتے ہیں اور جو اپنی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں۔

جانوروں کی طرح بے قید زندگی گزارنے والی اباحت میں ڈوبی ہوئی قوم کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عدیم النظیر قوّتِ قدسیہ کے ذریعہ ایسی کایا پلٹی کہ دن رات عیش کوشی میں رہنے والے ہر دم اور ہر آن خدا تعالیٰ کی یاد میں محو نظر آنے لگے۔ جیساکہ خود اللہ تعالیٰ ان میں رُونما ہونے والی عظیم الشان تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ (الفرقان آیت ۶۵)

یعنی وہ ساری ساری رات اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے اور قیام کرتے ہوئے گزار دیتے ہیں۔

الغرض وہ ہر بُرائی سے دستکش ہو کر ایسے سابق بالخیرات بنے کہ فرشتے بھی اُن کی پاک باطنی اور صدق و صفا اور اخلاص و وفا پر عش عش کر اُٹھے۔ سنگ ریزے آبدار ہیروں کی طرح دمکنے لگے اور خاک کے پُتلے عالَمِ بالا کی مخلوق بنکر تاریکی میں لپٹی ہوئی دُنیا پر نور برسانے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک ایسا عظیم الشان رُوحانی انقلاب برپا ہؤا کہ چشمِ فلک نے رُوئے زمین پر ایسا عظیم رُوحانی انقلاب پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

یہ انقلابِ عظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور جملہ انبیاء علیہم السلام پر آپؐ کی افضلیت کی ایسی روشن اور بیّن دلیل ہے کہ دیگر مذاہب کے پَیرو بھی اِس کا انکار نہیں کر سکتے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان اور آپؐ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام کے اِس پہلو کو اُجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مَیں دیکھتا ہوں اور دعوٰی سے کہتا ہوں کہ دو دلیلیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی ایسی جمع ہوئی ہیں کہ نہ حضرت موسیٰ کو ملیں اور نہ حضرت عیسیٰ کو (علیہما السلام)۔ سب جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ایسی قوم میں آئے جو توریت پڑھتے تھے اور فقیہوں اور فریسیوں کے تابع تھے۔ یہ سچ ہے کہ ان میں غافل دنیا دار بھی تھے لیکن پھر بھی توریت پڑھی جاتی تھی، بیت المقدس قبلہ موجود تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس قوم میں آئے وہ تو کسی بات کے بھی قائل نہ تھے۔ نہ ان میں کوئی شریعت تھی اور نہ وہ کسی کتاب کے قائل اور پابند تھے۔ بلکہ اکثر تو خدا تعالیٰ کے بھی قائل نہ تھے۔ وہ کہتے تھے إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا الدَّهْرُ۔ وہ جو کچھ سمجھتے تھے اسی دُنیا کو سمجھتے تھے کہ آگے جا کر کسی نے کیا دیکھا ہے یہی دُنیا ہی دُنیا ہے۔ اِس آیت میں دہر کا لفظ اِسی لئے بیان کیا ہے تاکہ ظاہر کیا جاوے کہ وہ دہریہ تھے۔ . . . یہ کیسی بڑی روشن دلیل آپؐ کی سچائی کی ہے کہ ایسی قوم اور ایسے ملک میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث فرمایا جو انسانیت کے دائرہ سے نکل چکا تھا۔

پھر مَیں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ خواہ کیسا ہی پکا دشمن ہو اور خواہ وہ عیسائی ہو یا آریہ جب وہ اُن حالات کو دیکھے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب کے تھے اور پھر اُس تبدیلی پر نظر کریگا جو آپؐ کی تعلیم اور تاثیر سے پیدا ہوئی تو اسے بے اختیار آپؐ کی حقانیت کی شہادت دینی پڑیگی۔ موٹی سی بات ہے کہ قرآن مجید نے ان کی (یعنی کفارِ مکہ کی) پہلی حالت کا تو یہ نقشہ کھینچا ہے يَأْكُلُوْنَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ۔ یہ تو اُن کی کُفر کی حالت تھی۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تاثیرات نے ان میں تبدیلی پیدا کی تو ان کی یہ حالت ہو گئی کہ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا یعنی وہ اپنے ربّ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے راتیں کاٹ دیتے ہیں۔ جو تبدیلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشیوں میں کی اور جس گڑھے سے نکال کر جس بلندی اور مقام تک انہیں پہنچایا اس ساری حالت کے نقشہ کو دیکھنے سے بے اختیار ہو کر انسان رو پڑتا ہے کہ کیا عظیم الشان انقلاب ہے جو آپؐ نے برپا کیا۔ دنیا کی کسی تاریخ اور کسی قوم میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یہ نری کہانی نہیں۔ یہ واقعات ہیں جن کی سچائی کا ایک زمانہ کو اعتراف کرنا پڑا ہے۔

. . . . یہ معمولی بات نہیں بلکہ بہت ہی قابلِ غور مقام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہزاروں ہزار دلائل ہیں لیکن یہ پہلو آپؐ کی حقانیت کے ثبوت میں ایک علمی پہلو ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا اور جس دلیل کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔ یا تو عربوں کی وہ حالت تھی اور یا یہ تبدیلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَللّٰهُ اَللّٰهُ فِيْ أَصْحَابِيْ (میرے اصحابؓ میں اللہ ہی اللہ ہے)۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے ناواقف اور اُس سے دُور پڑی ہوئی قوم کو اس مقام تک پہنچا دینا کہ پھر ان کی نظر ماسوی اللہ سے خالی ہو جاوے یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۴۴ تا ۱۴۶ فرمودہ ۷ر دسمبر ۱۹۰۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے

(مسیح موعود)

مکرم میاں غلام رسول صاحب منا اعوان - بلاک ڈی (۷۱) ڈیرہ غازیخان

اس میں کلام نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ بالا فرمان کتنا صحیح اور کتنا حقیقت پسندانہ ہے۔ اگر انسان اسی بات کو سمجھ لے تو اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔ دراصل یہ دنیا خواہشات کی دنیا ہے۔ انسانی نفس لذات کا خوگر ہے اور اسی لذات اور سرور کے پیچھے سرگردان ہے۔ انواع و اقسام کے پُرتکلف کھانے کام و دہن کی لذت کے لئے چاہتا ہے جمالیاتی لذت کے لئے حسین جلووں کا طالب ہے۔ ذوقِ سماعت کی آسودگی کے لئے سرور آفرین گانے سننا چاہتا ہے اور پھر یہ کہ جنسی تسکین کی خواہش اُسے آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی غرضیکہ اس کی زندگی انہیں چار لذات کے گرد گھومتی ہے۔ کام و دہن کی لذت کے حصول کے لئے وہ دن رات دوڑ دھوپ کرتا ہے کہ اسے اچھا سے اچھا کھانا ملے اس غرض کے لئے وہ ہر جائز و ناجائز وسائل اختیار کر لیتا ہے۔ دُنیا میں جتنا ظلم۔ تشدد اور استحصال ہو رہا ہے وہ سب اسی کی مہربانی ہے۔ دوسروں کے حقوق کو دبانا۔ دھوکہ اور فریب کرنا۔ جھوٹ اور دغابازی سب اسی کی بدولت ہے۔ حرص کی آگ اُسے آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی۔ سب کچھ اپنے لئے سمیٹنا چاہتا ہے کسی چیز کی کمی رہ جائے تو کڑھتا ہے کہ فلاں چیز نہ ملی۔ گوشت میں دو دن کا ناغہ اکثر لوگوں کے لئے مصیبت بن جاتا ہے کہ کیا کریں۔ مرغی۔ مچھلی اور انڈوں سے کمی پوری کرتے ہیں۔ غرض آج کا انسان شکم پرست اور تن پرور بن گیا ہے۔ پھر جمالیاتی ذوق کی تسکین کے لئے دوسری باتوں کے علاوہ آج کل اس کا محبوب مشغلہ سینما اور T.V ہے جسے وہ چھوڑنا نہیں چاہتا اور انہیں سے اپنے نفس کے ذوق کو تسکین دیتا ہے۔ چاہے اس کا دین برباد ہی کیوں نہ ہو جائے۔ بدنظری اس کے نزدیک کوئی گناہ نہیں دل بہلاوہ ہی تو ہے۔ ذوقِ سماعت کے لئے ریڈیو اور ریکارڈنگ کا سامان اُس کے لئے موجود ہے اور اس سے لذت حاصل کر کے سمجھتا ہے کہ اس کی روح کو تازگی مل گئی ہے اور یہ لذت اسے اتنا دیوانہ کر چکی ہے کہ وہ کسی وقت بھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔ صبح کی قوالی تو نماز اور تلاوت کا قائمقام ہے۔ بھلا اس سے ناغہ کیوں۔ پھر جنسی تسکین نے تو دنیا کا بیڑا ہی غرق کر دیا ہے غرض ان لذات میں وہ اتنا گرفتار ہو گیا ہے کہ ان کے بغیر زندگی گذارنا مشکل ہو گیا ہے لیکن اسلام کی تعلیم تو یہ ہے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا یعنی دنیا کی اشیاء سے اتنا فائدہ اٹھاؤ۔ جتنا کہ تمہاری روحانیت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہو۔ تن پروری تمہارا مقصود نہ بن جائے ...... پھر یہ بھی تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اگر انسان ہمیشہ لذیذ اور شیریں چیزیں کھاتا رہے تو وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ اُس کے جسم میں زہریلا مادہ پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو اسے لے ڈوبتی ہیں۔ ضروری ہے کہ وہ کڑوے کا استعمال بھی کرے۔ ورنہ اس کی زندگی برقرار نہ رہے گی۔ وہ بیماریوں کا شکار ہو کر دُنیا سے جلدی کوچ کر جائے گا۔ یہی حال دوسری لذات کا ہے لذتِ دید اور لذتِ سماعت تو اس کی روح کو بیمار کر دیتی ہے۔ اس کا دل اور نظر ناپاک ہو جاتی ہے۔ بظاہر وہ سمجھتا ہے کہ اس کی روح کو غذا مل رہی ہے اور اس کی روحانیت ترقی کر رہی ہے۔ لیکن یہ غذا اس کی اماوگی کو بڑھا دیتی ہے اور اس کی روح کو مُردہ کر دیتی ہے جس کی وجہ سے وہ رؤیت الٰہی کے قابل نہیں رہتی۔ پس یہ تمام لذات اللہ تعالیٰ سے دور کرنے والی ہیں اور اس کو ناراض کرنے والی ہیں اور موجبِ غضب الٰہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے کہ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے۔ جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اُس نے اپنے پاس آنے کی راہ رکھی ہے مگر وہ راہ تنگ بنائی ہے پہنچتا وہی ہے جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔

نہ دل در تنعمہائے دنیا گر خدا خواہی
کہ می خواہد نگارم تہیدستان عشرت را

پس جن لوگوں کو خدا ملا وہ مصائب کی بھٹیوں میں ڈالے گئے طرح طرح کے دکھوں سے آزمائے گئے۔ عزیز رشتہ داروں سے جدا کئے گئے حتیٰ کہ اپنے نفس سے بھی بے نیاز ہو گئے۔ انہوں نے لذات کی بجائے درد کو قبول کیا اور اسی میں لذت پائی۔ پھر یہ بھی صحیح ہے کہ خدا کا راضی کرنا آسان نہیں بہت مشکل کام ہے اس راہ میں تو وہ لوگ کامیاب ہوئے ہیں۔ جنہوں نے جان و مال بلکہ سب کچھ قربان کر دیا ہے

صد ہزاراں فرسخے در کوئے یار
دشت پُر خار و بلا ہا صد ہزار
ہست دین تخم فنا را کاشتن
از سرِ مستی قدم برداشتن
زیر موت است پنہاں صد حیات
زندگی خواہی بخور جام ممات
(مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو لوگ دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ناپاک آنکھ اُس سے دور ہے اور ہر ناپاک دل اس سے بے خبر ہے کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ جب تک باوجود اولاد کے بے اولاد نہ ہو۔ باوجود مال کے مفلس و محتاج نہ ہو باوجود دوستوں کے بے یار و مددگار نہ ہو۔ یہی وہ مقام ہے۔ جس سے خدا راضی ہوتا ہے اور یہ ایک مشکل مقام ہے پس یہ سمجھنا کہ ہم دنیا کی لذات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ کھانے بھی لذیذ کھائیں مالی اور جانی آرام بھی ہو۔ نظارہ جمال بھی ہو اور ذوقِ سماعت بھی آسودہ رہے اور یہ کہ پورا دین مل جائے محالات سے ہے حدیث نبوی ہے کہ غریب اور اصحاب امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ بلکہ حضور نے تو یہ فرمایا کہ میں نے معراج پر جا کر دیکھا کہ جنت میں غرباء زیادہ تھے اور دوزخ میں امراء اور بادشاہ۔ پس یہ خطرہ کا مقام ہے۔ دین و دنیا کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے

ایک بار حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ حضرت جابرؓ گوشت کا ٹکڑا اٹھائے جا رہے ہیں پوچھا کیا ہے۔ کہا امیر المومنین۔ گوشت کھانے کو جی چاہتا تھا۔ ایک درہم کا گوشت خرید ہے فرمایا کہ اے جابر اپنے پڑوسی اور عزیزوں کو چھوڑ کر صرف اپنے پیٹ کی فکر کیا چاہتے ہو۔ کیا یہ آیت بھول گئے ہو

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا۔ یعنی تم نے اپنی تمام نعمتیں دنیا میں پوری کر لیں اور اُن سے پورا پورا فائدہ اٹھا لیا اور یہ صحیح ہے کہ جنت کی نعماء تو اُن لوگوں کے لئے ہیں جنہوں نے مصائب برداشت کئے۔ تلخ زندگی بسر کی۔ جان و مال قربان کیا۔ دین کی راہ میں درد سہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے سامنے اہل نعمت پیش ہوں گے تو خدا فرمائے گا کہ تم یہاں کیا لینے آئے ہو؟ تم تو اپنی تمام نعمتیں دنیا میں تمام کر چکے ہو کوئی چیز تھی جس کی تمہارے ہاں کمی تھی۔ تمہارے لئے تو اب یہاں کچھ بھی نہیں سوائے حسرت و اندوہ کے تو وہ لوگ کہیں گے۔ کاش۔ ہمارے جسم دنیا میں قینچیوں سے کاٹے جاتے۔ ہمیں وہاں کچھ بھی نہ ملتا پھر بھی ٹھیک تھا۔ یہاں مل جاتا۔ مگر ایسے بھی لوگ ہیں جو کہتے ہیں رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ کہ اے ہمارے رب ہمارا حصہ یہاں جلدی جلدی دے دے۔ خدا جانے وہاں یہ نعمتیں ملیں نہ یا نہ ملیں۔ قیامت آئے یا نہ آئے ہمارا حصہ یہاں مل جائے اور یہ سچ ہے کہ انسانی نفس ادھار کا قائل نہیں۔ یہ کہتا ہے کہ جو چیز ملے۔ یہاں فوراً مل جائے غرض ایسے لوگ جن کے پاس دولت کے انبار ہوں۔ جو گوشت کے رسیا ہوں۔ طرح طرح کے کھانے کھاتے ہوں۔ رہنے کے لئے ہر قسم کے آرام اور آسائش کے سامان میسر ہوں چلنے پھرنے کے لئے کاریں ہوں۔ دیکھنے کے لئے فلمیں اور T.V ہوں وہ کس طرح تعلق کر سکتے ہیں کہ اُخروی زندگی میں بھی اُن کو نعمتوں سے حصہ ملے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان بھی ہوں۔ مالی اور جانی آرام بھی ہوں۔ کوئی ابتلاء بھی پیش نہ آئے اور یہ کہ خدا بھی راضی ہو جائے۔ وہ ... وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ لیکن صحابہ اور اہل اللہ لوگوں کا حال تو یہ تھا کہ وہ چلاتے تھے کہ ابتلاء میں دیر کیوں ہو گئی ہے۔ کہیں وہ یار ازلی ناراض تو نہیں ہو گیا حضرت رابعہ کہتی تھیں۔ کہ مجھے غم اس وقت ہوتا ہے۔ جب خدا کی طرف سے کوئی غم نہ ہو غرض وہ لوگ تو دنیا کو چاہتے نہ تھے اگر ملتی تو اسے روک سمجھتے اور کہتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے اعمال کا بدلہ یہیں چکا دیا گیا ہو۔ . . . . حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بہت دولتمند تھے مگر آپ کا قلب خشیت اللہ سے معمور تھا۔ دنیا اور تجارت ان کی ابتلاء کی بجائے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتی۔ ایک دفعہ تمام دن روزہ سے رہے۔ شام کے وقت کھانا آیا۔ تو اُسے دیکھکر رو پڑے اور کہا کہ مصعب بن عمیر مجھ سے بہتر تھے جب وہ شہید ہوئے تو کفن ایک چادر تھی۔ اگر سر چھپاتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ اسی طرح حضرت حمزہؓ فوت ہوئے تو ان کی لاش کے لئے بھی پورا کفن بھی نہ تھا۔ مگر اب دنیا ہمارے لئے فراخ ہو گئی ہے اور اس کی نعمتیں بکثرت حاصل ہو گئی ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں نیکیوں کا بدلہ ہمیں یہیں نہ مل جائے اور اس قدر رقت طاری ہوئی کہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ تو یہ تھی صحابہ کرامؓ کی حالت وہ گلیم پوش تھے۔ فاقہ کش تھے بے سروسامان تھے۔ انہوں نے کبھی قیصر و ایوان نہ مانگے لیکن عشق خدا اور محبت رسول سے مالامال تھے اور وہی ان کا سرمایۂ حیات تھا اور اسی میں تھے۔ جمال یار نے انہیں دوسروں کو ... تھا۔ دید دوست ان کی غذا تھی۔ لطف حبیب ان کا اوڑھنا اور بچھونا تھا اور یہی حقیقی جنت تھی۔ ؎

اُس رُخ کا دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا
جنت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا

یاد رکھنا چاہیئے کہ شرک یہ نہیں کہ بتوں کی پرستش کی جائے بلکہ شرک یہ ہے کہ اپنے نفس کو بت بنا لے اور اس کی پرستش میں لگ جائے۔ اور دن رات اس کی خواہشات کو پورا کرتا رہے۔ پھر یہ بھی دین نہیں کہ صرف دولت کمانے اور جمع کرنے کا شوق ہو ایسے لوگ جو غیر ممالک میں صرف دنیا کمانے کے لئے جاتے ہیں۔ وہاں ان کا دین بھی جاتا رہتا ہے کیونکہ وہاں کے معاشرہ میں دین کا رکھنا محال ہو جاتا ہے۔ مالی لحاظ سے تو وہ دولت مند بن جاتے ہیں لیکن دینی لحاظ سے مفلس و کنگال بن کر لوٹتے ہیں۔ پس دین کو دے کر دنیا لینا کونسی دانشمندی ہے۔ ارشاد خداوندی تو یہ ہے وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ جو خدا کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور ہوائے نفس سے بچ گیا وہ جنت کا مستحق ہے پس بقول حضرت مسیح موعودؑ وہ لوگ بہت خطرے میں ہیں۔ جن کے پاس مال کی کثرت ہے انسان تو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس غرض کے لئے اسے جو چیز درکار ہے وہ اس کے لئے حلال ہے اور اگر وہ ضرورت سے زیادہ لیتا ہے تو گو وہ چیز حلال ہو اس کے لئے حرام ہو جاتی ہے اُسے چاہیئے تھا کہ خدا کا عبد بنے پیٹ کا بندہ یا شکم کا عابد بنے پس اسلامی تعلیم تو یہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے . . . . . . جاننا چاہیئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہمارے لئے ضروری ہے اور یہی راہ نجات ہے اُن کے اُسوہ کی پیروی ہمارا جزو ایمان ہے وہ تو بوریا نشین تھے اُن کی زندگی ہر قسم کی آرام اور آسائش سے بالا تھی۔ اُن کا نمونہ تو ہمارے لئے قابل تقلید ہے باقی راستے تو گمراہی اور ضلالت کے ہیں۔ یہ کیسی محبت رسولؐ ہے کہ ان کی اتباع نہ کی جائے۔ پھر خدا تعالیٰ کی محبت کیسے حاصل ہو سکے گی۔ دنیا اور خدا کی محبت تو کبھی نہیں ہو سکتی۔

ایک بار حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ اے عمر اگر تم اپنے آقا سے ملنا چاہتے ہو تو وہی کام کرو جو حضورؐ نے کئے تھے۔ اپنے کپڑوں کو پیوند لگاؤ۔ اپنا جوتا بھی خود گانٹھو شکم سیر ہو کر نہ کھاؤ اور رات کو بھی کم سوؤ۔ پس یہ ہے۔ اسوۂ رسولؐ جسے ہم نے اختیار کرنا ہے۔ لیکن ہماری حالت تو یہ ہے کہ کپڑوں میں پیوند لگانا بے عزتی سمجھتے ہیں۔ جوتا گانٹھنا ذلت خیال کرتے ہیں۔ شکم سیر ہو کر نہ کھائیں تو خطرہ ہے کہ وٹامن کی کمی نہ ہو جائے اور رات کو اگر کم سوئیں تو صحت خراب نہ ہو جائے

پس اے دنیاوی لذات کے ڈھونڈنے والو اور زیادہ سے زیادہ دنیا کمانے کی فکر میں جان کھپانے والو اور دنیا سے آرام یافتہ دوستو۔ یہ خیال کر لو کہ اگر یہ چیزیں دین کے راستہ میں حائل ہیں تو سخت خطرہ کی حالت ہے لیکن ان کی وجہ سے باجماعت نمازوں میں ڈھیل۔ چندوں میں ڈھیل۔ جانی اور مالی قربانیوں میں ڈھیل۔ خدمت خلق میں ڈھیل۔ خلیفۂ وقت کے احکامات کی بجا آوری میں ڈھیل تو یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسا شخص سخت مؤاخذہ کے نیچے ہے اور اگر یہ مال۔ اولاد اور اعضاء دین کے راستہ میں روک نہیں بلکہ سامان خیرات بناتے ہیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے لذت آتی ہے یاد خدا میں سرور ملتا ہے نمازوں میں شغف بڑھ گیا ہے تو یہ اس کیلئے مبارک ہے۔ غرض یقینی اور قطعی بات ہے کہ جو لوگ دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ اُس کو دیکھنے کے لئے تو آنکھیں یہاں سے لے جانی پڑتی ہیں اور جب کو اس جہاں میں خدا کے جلوے نظر نہ آئے۔ صرف اپنا نفس ہی نظر آیا وہ اُس جہاں میں خدا کا دیدار کیسے کر سکے گا خدا اور بندے کے درمیان سب سے بڑا حجاب تو اس کا اپنا نفس ہے جب تک یہ نہ مرے زندگی کیسے ملے فنا کے بعد بقا اور پھر لقا ہے۔ کسی بزرگ نے بالکل صحیح کہا ہے۔ کہ جو شخص دنیا سے دل باندھ لیتا ہے۔ اُسے خدا تعالیٰ کے ساتھ خلوت کی لذت نصیب نہیں ہوتی جو لہو و لعب کو اپنا لیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے کلام سے محروم رہتا ہے جو انذار اور رجاء سے پر ہے جو خوگر ہے اُسے اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز کی لذت نہیں ملتی۔ پس اگر خدا سے ملنا چاہتے ہو اور اس کا دیدار کرنا چاہتے ہو تو اپنی آنکھوں کو غیر اللہ سے بند کر لو۔ اُس کا دیدار ملیگا اُس کی دلربا آواز سننا چاہتے ہو تو نامحرم آوازیں۔ عشقیہ گانے۔ قوالیاں راگ رنگ سننا چھوڑ دو وہ اپنے پاک کلام سے مشرف کرے گا۔ اگر دل کو غیر اللہ کی محبت سے آزاد کرو گے تو وہ ہمارے دلوں میں جلوہ گری فرمائیگا اور اسے سکینت اور اطمینان سے بھر دیگا۔ پس اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جب تک تن کی دنیا آباد ہے۔ من کا دروازہ نہ کھلے گا۔ کسی نے بالکل صحیح کہا ہے ؎

پھر کیا ملتا نہیں شاید مانع دیدار تھی
بند جب آنکھیں ہوئیں تیرا تماشائی ہوا

اور کیا ہی پیاری بات ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی لذات کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو تم پر نعمت کے دروازے کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اس نصیحت پر عمل کرنے والے ہوں۔

مرزا غلام نبی صاحب چغتائی مرحوم

مرزا غلام نبی صاحب چغتائی ریٹائرڈ اور مڈل ٹیچر صدر حلقہ پورن نگر سیالکوٹ عمر کے آخری حصہ میں چند عوارض سے بیمار رہ کر اور دو ہفتے ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد مورخہ ۲۷ جون بروز اتوار ۱۱ بجے دن بعمر ۸۵ سال رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا آبائی وطن ہریہ والا ضلع گجرات تھا۔ ابتدائی تعلیم کنجاہ ضلع گجرات میں پائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مشرف بہ احمدیت ہوئے بسلسلہ ملازمت مختلف شہری جماعتوں میں رہے اور اہم عہدوں پر جماعتی فرائض نہایت تندہی سے سرانجام دیتے رہے۔ گوجرانوالہ میں امام الصلوٰۃ خطیب اور نائب امیر رہے ڈسکہ اور قصور میں بھی خطیب اور امام جماعت رہے۔ شیخوپورہ میں امیر شہر و امیر ضلع رہے۔ قیام پاکستان کے بعد سیالکوٹ میں سکونت اختیار کر لی۔ نماز باجماعت کے بہت پابند۔ سادہ۔ مہمان نواز۔ ملنسار۔ خوش اخلاق۔ عابد شاکر۔ علم دوست اور تہجد گزار بزرگ تھے نیک متقی پرہیزگار۔ ہمدرد۔ صاحب کشف والہام اور راسخ العقیدہ احمدی تھے دین کے لئے غیرت رکھنے والے اور حج بیت اللہ سے بھی مشرف تھے۔ ہر سال جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت و دیگر جماعتی اجتماعات پر باقاعدگی سے جاتے علماء سلسلہ کی بہت عزت و احترام کرتے تھے۔ اکثر وقت مطالعہ میں گذرتا۔ سلسلہ کے لٹریچر پر عبور حاصل تھا۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی متواتر ۲۰ سال خدمت کی۔ جنازہ ربوہ پہنچایا گیا جہاں بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد تدفین محترم بزرگوار حکیم محبوب اللہ صاحب آف شیخوپورہ نے دعا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں مولیٰ کریم مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ (عبدالحق صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرہ ٹوبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۵)

محترمہ حسن آفتاب بیگم صاحبہ	مری	۲۵۰۔۰۰
مکرم عبدالرشید صاحب مرحوم بذریعہ عبدالرحیم صاحب	چک ۸۴ ج۔ب	۲۶۔۰۰
" آغا نصیر احمد خان صاحب	چک 65/P	۱۵۔۰۰
" میاں احمد منصور صاحب	میانوالی	۳۰۔۰۰
" طاہر محمود صاحب	ملک پور کھارے	۱۵۔۰۰
محترمہ بیگم اعجاز صاحبہ	منگلا ڈیم کالونی	۴۰۔۰۰
" کلثوم جمیل صاحبہ	گوٹریالہ	۱۵۔۰۰
مکرم احمد علی صاحب	نیل کوٹ چاہ بھاگو والہ	۴۰۔۰۰
" ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب	اللہ آباد	۱۵۔۰۰
" محمود احمد صاحب	—	۵۰۔۰۰
" ملک سعید احمد خان صاحب	واہ کینٹ	۳۰۔۰۰
" انجم پرویز صاحب گوندل	اندرون ٹھاکر سنگھ	۲۰۔۰۰
" فضل حسین صاحب	چونترہ	۴۰۔۰۰
" غلام رسول صاحب بسرا	تلونڈی بھنڈراں	۱۰۔۰۰
" محمود احمد صاحب	سیٹلائٹ ٹاؤن	۱۰۔۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ بشیر محمود صاحب	جنرل ہسپتال	۵۰۔۰۰
" امۃ الحفیظ خیر البشر صاحبہ	پشاور	۲۰۔۰۰
مکرم عبداللہ خان صاحب	"	۵۰۔۰۰
" ونگ کمانڈر لطیف صاحب	پشاور چھاؤنی	۲۵۔۰۰
" ڈاکٹر محمد زبیر صاحب	پارہ چنار	۵۰۔۰۰
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ	چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر	۴۰۔۰۰
مکرم مرزا محمد عثمان صاحب	—	۶۰۔۰۰
" محمد اقبال صاحب	—	۵۰۔۰۰
" مرزا ہارون علی صاحب	کوئٹہ	۵۰۔۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ ملک برکت علی صاحب	"	۱۰۔۰۰
مکرم فقیر محمد صاحب	گلگت	۵۰۔۰۰
محترمہ ام احسان الٰہی صاحب	ناظم آباد کراچی	۳۰۔۰۰
" بیگم امینہ عنایت صاحبہ	" "	۳۱۔۰۰
مکرم فضل حق صاحب	گلشن اقبال "	۱۰۰۔۰۰
ماڈرن موٹرز	"	۱۰۰۔۰۰
مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب	"	۳۰۔۰۰
محترمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت قریشی عبداللطیف صاحب	"	۱۰۱۔۰۰
مکرم ڈاکٹر جلال الدین صاحب	"	۵۰۔۰۰
" شیخ انوار رسول صاحب	"	۲۶۔۰۰
" گلاب خان صاحب	"	۲۰۔۰۰
لجنہ اماء اللہ	"	۴۷۔۰۰
مکرم متقی حسین صاحب	ڈرگ روڈ "	۲۰۰۔۰۰
" میاں محمد شفیع صاحب وڈہاون	"	۱۰۰۰۔۰۰
محترمہ بیگم چوہدری نسیم احمد صاحب ماڈرن موٹرز	"	۱۵۰۔۰۰
مکرم نعیم احمد صاحب وسیم	"	۱۲۔۰۰
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر محمد عمر صاحب	"	۳۰۔۰۰
مکرم منیر احمد خان صاحب	"	۲۰۰۔۰۰
" ڈپٹی محمد حسین صاحب		۱۰۔۰۰

(باقی)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس رسالہ نے گزشتہ سولہ سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا:۔

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلاء پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔"

انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس رسالہ کی قیمت دس روپے سالانہ مقرر ہے۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۹۵۹ء کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کرائے۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

اعلانات دار القضاء

مکرم عبدالرحمٰن صاحب چک ۱۰۹ گ۔ب ضلع لائل پور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری مہر خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ½ واقع محلہ دار الفضل رقبہ چار کنال والد صاحب مرحوم کے علاوہ چوہدری نذیر احمد خان صاحب اور نصرت بیگم صاحبہ کے نام مشترکہ الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ ناصر احمد صاحب پسر عبداللہ خان صاحب مرحوم (پسر چوہدری مہر خان صاحب مرحوم)۔ ناصرہ بیگم صاحبہ۔ انوری بیگم صاحبہ دختران عبداللہ خان صاحب مرحوم۔ عمر حسن مسرت۔ اعجاز احمد صاحب۔ محمد خان صاحب۔ بشیر احمد صاحب۔ مریم صدیقہ صاحبہ۔ پسران اور دختر چوہدری احمد خان صاحب مرحوم (پسر چوہدری مہر خان صاحب مرحوم)۔ عبدالقادر صاحب پسر چوہدری مہر خان صاحب مرحوم۔ چوہدری عبدالرحیم خان صاحب پسر مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ½ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین مذکورہ بالا وارثان میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا محمود احمد ایک ماہ سے بخار اور پسلیوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہے دوسرا لڑکا ممتاز احمد بھی بعارضہ بخار اور سردرد شدید بیمار ہو گیا ہے نیز میرا پوتا طارق محمود بھی بیمار ہے۔ ان سب کی کامل و عاجل صحت کیلئے احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (مقصود احمد ورک۔ قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ میرے والد محترم ٹھیکیدار حیا غدین صاحب کافی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

انور احمد

دار النصر شرقی۔ ربوہ

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۲۸۴۴

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ جون کی رپورٹ مرکز میں جلد ارسال فرمائیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک چندہ برائے مہمان خانہ مستورات جلسہ سالانہ

احمدی خواتین کے لئے ایک بار پھر مالی قربانی پیش کرنے کا خاص موقع

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل کے ذریعہ آپ تک یہ تحریک پہنچ چکی ہوگی کہ جلسہ سالانہ پر خواتین کے ٹھہرنے کے لئے بیرکس بنوائی جا رہی ہیں جن کا اندازہ خرچ دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے ہے۔ یہ بیرکس انشاء اللہ اس سال کے جلسہ سالانہ تک تعمیر ہو جائیں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ان کا خرچ احمدی بہنیں اُٹھائیں۔ میں آپ سب کے سامنے اس تحریک کو پیش کر رہی ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنے سب اخراجات پس پشت ڈالتے ہوئے اس تحریک میں جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ اس جلسہ سالانہ تک یہ رقم ادا ہو سکے۔

تمام لجنات کی صدراؤں اور جماعت کے پریذیڈنٹوں سے میری درخواست ہے کہ وہ اس تحریک کو ہر احمدی خاتون تک پہنچانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ قربانی کے مواقع بار بار نہیں ملتے۔ جب بھی کسی قربانی کا موقع ملے اسے ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے اور پھر جس تحریک کا ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو اس میں حصہ لینے میں کمزوری دکھانا ایک احمدی خاتون کی شان نہیں ہے۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی خواتین یہ تحریک پڑھ کر اپنا چندہ براہ راست مجھے بھجوا دیں۔

ہر لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ یہ تحریک بہت جلد بہنوں تک پہنچنی چاہیئے اور ہر بہن جس تک یہ تحریک پہنچے وہ دوسری بہنوں تک پہنچائے اور ہر بھائی جو یہ تحریک پڑھے اپنے گھر کی خواتین تک پہنچائے۔ حدیث میں آتا ہے کہ الدّالُ علی الخیرِ کفاعلہٖ نیکی کی تحریک کرنے والے کو بھی اسی طرح ثواب پہنچتا ہے جیسے نیکی کرنے والے کو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اپنے فضل و رحم سے ان قربانیوں کو قبول بھی فرمائے۔

زیور کی زکوٰۃ کا تاکیدی ارشاد

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو دو کڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی ہو؟ دونوں نے کہا نہیں! اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کیا تم پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں آگ کے کڑے پہنائے؟ انہوں نے جواب دیا (ہرگز) نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ الفصل الثانی)

جو بہنیں صاحب نصاب ہوں وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مفصل معلومات کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

وقف جدید کا نیا وقف — احباب جماعت متوجہ ہوں

(مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے یہ تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب اعزازی وقف کریں تاکہ ہر دیہاتی جماعت کو ایک مقامی بلامعاوضہ معلم مل جائے۔ ایسے واقفین کی ضروری دینی تربیت کی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مرکز میں سہ ماہی تربیتی کلاسوں کا اجراء کیا جا رہا ہے اور اس سلسلہ کی پہلی کلاس یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہے اس لئے امراء صاحبان فوری طور پر اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندگان کے نام بھجوائیں۔ وقف کی یہ درخواستیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔ اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی محتاج ہیں اور بار بار معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اس لئے ایسی جماعتیں جہاں معلمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیتی ضرورت کسی حد تک پوری ہوتی رہے۔

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی مکرم عبد القیوم خان صاحب ابن محترم محمد ظہور خان صاحب پٹیالوی سابق کمپاؤنڈر فضل عمر ہسپتال ربوہ جو حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کے بھتیجے تھے۔ لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۹ جولائی ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے سات بجے کے قریب بعمر باسٹھ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اسی روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم بھائی کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی بیوہ اور بچوں کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(منظور احمد خان محلہ دار الصدر شرقی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم عبد العزیز صاحب آف سیالکوٹ کو بہت میں گردن پر سخت چوٹ آ جانے سے بہت بیمار ہیں۔ پندرہ دن بیہوش رہے اب کچھ افاقہ ہے مگر حالت تشویشناک ہے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد السمیع آف کویت حال ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری نادر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر تحریک جدید محلہ دار النصر غربی کچھ عرصہ سے سینہ میں درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ دو تین دن سے طبیعت بہت خراب ہے۔ احباب جماعت درد دل سے صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیر احمد کارکن الفضل ربوہ)

یہ گھڑی کس کی ہے؟

ایک عدد گھڑی حلقہ گولبازار سے ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو نشانی بتلا کر خاکسار سے وصول کر لیں۔

(خالد مسعود۔ وقف جدید ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیز عبد الحفیظ ساکن کراچی کا نکاح ہمراہ عزیزہ نعیمہ البشریٰ دختر ڈاکٹر محمود احمد صاحب ساکن میانی ضلع سرگودھا مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ یکم جولائی ۱۹۷۶ء کو محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔

عزیزم عبد الحفیظ محترم ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب دہلوی مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ عزیزہ نعیمہ البشریٰ محترم حکیم محمد صدیق صاحب میانوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے۔

(قریشی عبد الرشید دہلوی مکان نمبر ۲/۲۷ عزیز آباد کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴